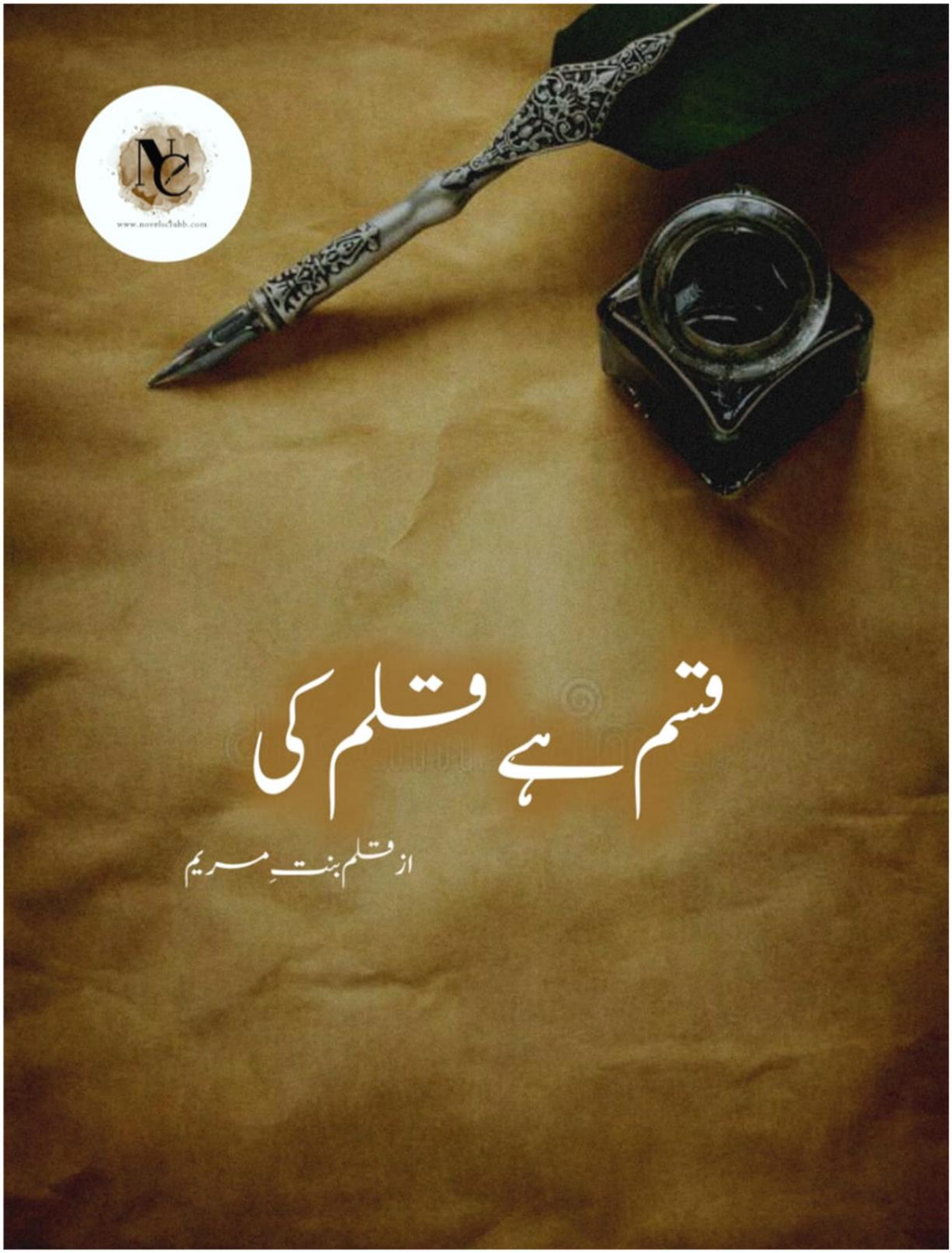
www.novelsclubb.com
قسم ہے قلم کی
از قلم بنتِ مریم

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قسم ھے قلم کی

از بنتِ مریم

" مجھ میں، تم میں، سب میں چھپے رازوں کو جاننے والی کتاب کے نام "

یہ دونوں اقساط ایک ہی دن اپلوڈ کر دیں مگر الگ الگ قسط کی حیثیت سے

www.novelsclubb.com

قسط ۸

جیسے تیسے کر کے وہ سیاہ، گھمبیر اور کایا پلٹ رات گزر چکی تھی۔

ہانیہ کی رات آنکھوں میں ہی کٹی تھی۔نہ اس نے رات کو کھانا کھایا تھا اور نہ ہی اسے سمجھ آیا تھا کہ اس کی زندگی کے یہ کربناک لمحے کیسے گزر گئے تھے۔

اتناد کھ شاید اسے اس وقت نہیں ہوا تھا جب اس کی ماں داغِ مفارقت دے کر چلی گئی تھی اور شاید ہی اس نے اس پل اتنے آنسو بہائے تھے۔اب تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمئی آنکھوں کے یہ کٹورے ایک صحرا کی طرح خشک ہو چکے ہیں۔ان کے پاس اس کارنج والم بانٹنے کے لیے چند آنسو بھی نہیں بچے تھے۔آج اسے بھی شدت سے ماں کی کمی محسوس ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کاش وہ ہوتیں تو یہ سب نہ ہوتا۔۔

کاش وہ ہوتیں تو بھائی اور بھابی اس کی عزت یوں نہ اچھالتے۔۔

کاش وہ ہوتیں تو اس کے نازک گالوں کی طرف اٹھتا بھائی کا ہاتھ پکڑ کر روک لیتیں۔۔

کاششششش!!!!!

www.novelsclubb.com

اس کے پاس کاش کی ایک لمبی فہرست تھی۔

ماں ہی تو ہوتی ہے جو گھر کے ہر فرد کو مضبوطی سے جوڑے گھر کو گھر بنائے رکھتی ہے۔اسی کی وجہ سے تو گھر جنت لگتا ہے۔ایک ماں کا نہ ہونا ہی اکثر گھروں کا شیرازہ بکھرنے کی بنیادی وجہ ہوتی ہے۔ماں ہی تو وہ گوند ہوتی ہے جو ہر چیز کو اس کی جگہ جوڑے رکھتی ہے، یہ وہی مقناطیسی کشش ہوتی ہے جو سب کو ایک ہی مرکز کے گرد کھینچے رکھتی ہے۔بالکل کششِ ثقل کی طرح۔یہ نہ ہو تو سب کچھ درہم برہم ہونے لگتا ہے۔۔سب الگ الگ ہو جاتے ہیں۔کچھ بھی اپنی جگہ پر ٹک نہیں پاتا۔۔

آہہہہ!!!!ایک لمبی سرد آہ بھرتے اس نے وقت دیکھا۔فجر میں 15 منٹ باقی تھے۔وہ وضو کر کے آئی تو اس کا ارادہ تہجد کا تھا لیکن رات بھی کی آہ وزاری کے بعد اسے تسلی اور جواب چاہیئے تھا۔اگرچہ اس کا ایمان بہت پختہ نہیں تھا لیکن تھا،وہ قرآن اٹھا لائی اور درمیان سے کھولا۔سامنے جو آیت اس کو نظر آئی وہ اس سے کہہ رہی تھی

أَم ۡ حَسِب ۡ تُم ۡ أَن تَد ۡ خُلُواْ ٱل ۡ جَنَّةَ وَلَمَّا يَع ۡ لَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ مِنكُم ۡ }
{ وَيَع ۡ لَمَ ٱلصَّٰبِرِينَ

[Surah Âl-`Imrân: 142]

" کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔ "

www.novelsclubb.com

اس نے بے اختیار امڈتے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے پھر کوئی اور حصہ کھولنے کی کوشش کی۔

پھر یہ اس کے سامنے تھی

{ أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتۡرَكُوٓاْ أَن يَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُونَ }

[Surah Al-`Ankabût: 2]

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اِتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ''ہم ایمان لائے'' اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟

www.novelsclubb.com

اس نے پچھلی دفعہ جو صفحہ کھولا تھا وہاں انگلی رکھی ہوئی تھی اسے پلٹا تو اسے اپناذ کر نظر آیا
:

وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا۟ فَـٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ }
فَٱسْتَغْفَرُوا۟ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا۟ عَلَىٰ مَا
فَعَلُوا۟ وَهُمْ يَعْلَمُونَ {

[Surah Âl-`Imrân: 135]

"اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے"

www.novelsclubb.com

اسے یاد آیا کہ معافی صرف ایک دفعہ تھوڑی ہوتی ہے۔وہ تو بس ایک مرتبہ توبہ کر کے یہ سمجھ بیٹی کہ اب کام ختم۔اب کوئی دشواری نہیں آنے والی۔اب شاید اس کے لیے جنت کی راہوں میں سرخ قالین بچھائے جائیں گے

لیکنن یہ کیا؟

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اصل امتحان تو اب شروع ہوا ہے وہ توبہ تو ایک ایڈمیشن فارم تھی ۔اب تو وہ کمرۂ امتحان میں داخل ہوئی ہے اور پہلا ہی چیلنج دیکھ کر ہار بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ داخلہ فارم بھرتے ہی کوئی پاس ہو جائے اور وہ بھی امتیازی نمبروں سے۔ابھی تو اشد محنت،جدوجہد اور تھکنے کی ضرورت تھی۔پھر پھل ملنا تھا۔اور وہ۔

وہ تو فقط داخلہ فارم پُر کیے بیٹھ گئی تھی۔اسے جمع بھی تو کروانا تھا۔قبول ہو گا تو آگے کا پراسیس چلے گا نا۔ایک دفعہ معافی مانگ کر بار بار اس کا واسطہ تھوڑی دینا تھا۔بلکہ اپنے زبان اور دل کو استغفار سے تر رکھنا تھا۔اپنے آپ کو وہی حقیر بندہ سمجھ کر عاجز رکھنا تھا اور آزمائش میں ثابت قدم رہنا تھا۔

اگلی آیت اسے توبہ کرنے والوں کا خوبصورت ٹھکانہ اور اجر دکھا رہی تھی

اُو ْلَـ ٰ ٓ ىِٕكَ جَزَ ٓاؤُهُم مغ ۡ فرَةٌ مِّن رَّبِّهِم ۡ وَجَنَّ ـٰ تٌ تَجْ ۡ رِي مِن }
{ تَحۡ تِهَا ٱلۡ أَنۡ ه ـٰ رُ خَ ـٰ لدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعۡ مَ أَجۡ رُ ٱلۡ عَ ـٰ مِلِينَ

[Surah Âl-`Imrân: 136]

www.novelsclubb.com

"ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے۔"

اور اس کے رب نے اسے تو چھوڑا ہی نہیں تھا وہ تو اب اسے تسلیاں دے رہا تھا۔

فجر کی آذان ہونے لگی تھی۔

اس نے آذان کے بعد کثرت سے استغفار پڑھا اور اللہ سے اپنی ثابت قدمی اور نیک انجام کے بے انتہا دعائیں مانگنے لگی۔

www.novelsclubb.com

•○•○•○•○•○•○•○•○•○•○•

رات کی تاریکی اور آسمان پر پھیلی اس گھمبیر سیاہی کو مشرق کی جانب سے نکلتی سورج کی دودھیا روشنی نے منور کیا تھا اور ہر سو بکھرے قدرتی حسن کو دکھنے کے قابل بنایا تھا۔

اس بوجھل رات کے بعد دن کا آغاز رب تعالیٰ کی تسلیوں سے ہوا تھا۔اگرچہ اس کا کھانے کو دل نہیں تھا پھر بھی اپنے پروردگار کے دیے گئے رزق کی شکر گزاری کرتے ہوئے وہ ناشتہ کر کے انسٹیٹیوٹ پہنچ چکی تھی۔اس کا ٹوٹا دل تھوڑی بہت مرہم پٹی سے اکٹھا ہو گیا تھا لیکن چہرے کا زرد پن اور زبان سے کہی گئی "ٹھیک ہونے" کی چغلی کرتی آنکھیں دیکھنے والوں کی نظروں سے محفوظ نہ رہ سکیں۔

www.novelsclubb.com

آج وہ رقیمہ سے ملنا بھی چاہتی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس سے شکل دیکھ کر حال ضرور پوچھے گی اور اسی لیے وہ اس سے کترا بھی رہی تھی لیکن آخر کب تک؟؟۔غیر محسوس طریقے سے اس کے ارادوں میں خلل ڈالتی رقیمہ اس کے ساتھ تھی۔ان دونوں

نے بغیر کسی بات چیت کے باجی کو اپنا اپنا تجوید کا سبق سنایا اور پھر لیکچر سننے میں مصروف ہو گئیں۔ ہانیہ کا ذہن لکھتے لکھتے پھر واپس کل والے واقعے تک جا پہنچتا، وہ نوٹس بناتے بناتے رک جاتی۔ پھر چوری چھپے رقیمہ کے نوٹس کی جانب نگاہ دوڑا لیتی۔ چوری چھپے اس لیے کے اس انسٹیٹیوٹ میں لیکچر کے دوران ساتھ والے کے نوٹس پر نظر ڈالنا ممنوع تھا۔

" اپنی اپنی قوتِ سماعت استعمال کریں اور لکھیں۔"

اس کا یوں بار بار اچٹتی نگاہ ڈالنا اس کے ذہنی انتشار کا منہ بولتا ثبوت تھا، جو جہاں رقیمہ کی نظروں سے نہ چھپ سکا وہیں دور بیٹھی سب پر نگاہ ڈالتی انچارج کی نظروں میں بھی آ گیا۔ انہوں نے اس سے نگاہ ملنے پر آنکھ کے اشارے سے متنبہ کیا جس پر رقیمہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی لکھنے میں مزید محو ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

لیکچر ختم ہو چکا تھا اور ہانیہ ابھی بھی قلم ہاتھ میں لیے کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہ مرکوز کیے پارہ کھولے بیٹھی تھی جب رقیمہ کی آواز اسے حواسوں میں واپس لائی

”پیاری بہنا! اٹھ جاؤ۔ بلکہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ! کیسی ہو؟ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟ “

”وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!“ ہانیہ نے اپنی آواز کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

”! الحمدللہ علی کل حال “

اس کی آواز بے شک ہموار تھی لیکن رقیمہ اس کی آنکھوں میں رقم داستانِ غم پڑھ چکی تھی

۔

"آؤ چلو کیفیٹیریا چلتے ہیں!" وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے نیچے لے گئی تھی۔

ہانیہ نے کھانے سے انکار کر دیا تھا اور ایک میز پر بیٹھ کر رقیمہ کا انتظار کر رہی تھی۔

"ہاں تو مجھے بتاؤ کہ کیا حال ہے تمہارا اور نوٹس مل گئے تھے؟" نرمی سے کہتے وہ انجانے میں گفتگو کا رخ اسی جانب لے جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے آسانی کے لیے اپنا نام بھی نیچے لکھ دیا تھا۔" وہ بولتی ہوئی اس کے اوپر ایک نیا انکشاف کر چکی تھی

"نام؟"۔ہانیہ کی آواز پر اس نے اسے چونک کر دیکھا اور چمچہ پکڑاتے ہوئے دہی بھلے ساتھ کھانے کو کہا۔

اوہ تو بھابھی نے نام مٹادیا تھا۔۔اللہ اللہ! یہ عورت آخر اس کی جان کی دشمن کیوں بنی ہوئی تھی آخر اس نے رقیمہ باجی کا نام کیوں مٹایا؟)

سوچوں سے باہر نکلتے ہوئے اس نے رقیمہ کے خلوص پر چمچہ پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"نام؟۔۔آپ نے نام بھی لکھا تھا؟" وہ منمنائی

رقیمہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"باجی آپ کے نام کا کیا مطلب ہے؟" ہانیہ نے فوراً بات بدل لی۔

اس کا سوال سن کر رقیمہ کو بے اختیار اپنے والدین کی یاد آئی تھی۔

"میرے نام کا مطلب؟"

رقیمہ لڑکیوں کا بالواسطہ قرآنی نام ہے۔اس سے مراد وہ عورت ہے جو ذہین ہے اور ادراک رکھتی ہے، جو علم رکھتی ہے اور جس کی حکمت پر لوگ بھروسہ کرتے ہیں، جو پاک دامن اور قابل اعتماد ہے اور جو مردوں کے ساتھ بیٹھ کر اہم موضوعات پر گفتگو کر سکتی ہے۔"

اپنے نام کا معنی بتاتے وقت ایک دلگیر مسکراہٹ اس کے لبوں کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔

" ماشاءاللہ! بہت اچھا نام ہے۔ اللہ آپ کو اسمِ بامسمّٰی بنائے" اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

" آمین! لیکن تم مجھے باتیں گول کر کے، بتائے بغیر، نہیں چھوٹ سکتی۔ کیا ہوا ہے؟ تم نے یہ کیوں پوچھا کہ میں نے نام بھی لکھا تھا؟ کیا تم تک میرے میسیجز نہیں پہنچے؟ تمہاری آنکھیں تمہارے جھوٹ کا ساتھ دینے کو تیار نہیں۔ بتاؤ مجھے کیوں تم اتنی اداس ہو؟"

رقیمہ نے نہایت نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

www.novelsclubb.com

" مجھے اپنی بڑی بہن سمجھو۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ ہنسنے کھیلنے کی عمر ہے، اتنی اداس نہ رہا کرو۔"

"باجی زندگی ہر ایک پر عمر دیکھ کے مہربان نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی چھوٹے لوگ بھی تلخیوں اور اداسیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔"

ہانیہ کے جواب پر اس کا حیران ہونا بنتا تھا۔

وہ لوگ کھا کر اب اٹھتی واپس کلاس میں جا رہی تھیں جب ہانیہ نے کل کا سارا واقعہ اس کے گوش گزار کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اب سر پر بجلیاں گرنے کی باری رقیمہ کی تھی۔ وہ ابھی تک شاک میں تھی اور شاک کے بعد اگلا مرحلہ حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے ملال کا تھا۔ اسے اس بات کا افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اسد کے فون کا استعمال کیوں کیا؟؟ اس کی وجہ سے کسی کی زندگی اتنی مشکل

ہو گئی تھی۔ وہ اپنے آپ کو قصور وار ٹھہرا رہی تھیں اور ہانیہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی جو اپنی غلطی نہ ہونے پر بھی کیسے خود کو قصور وار ٹھہرا رہی تھی۔

''تم فکر نہ کرو میں کچھ کرتی ہوں۔ ''

باقی کلاسز غائب دماغی سے لے کر وہ واپس طرح طرح کے خیالات کے ساتھ گھر پہنچی۔

•○•○•○•○•○•○•○•○•○•○•

www.novelsclubb.com

ہانیہ کا بھائی شاہزین نادرہ کے دفتر میں کام کرتا تھا اور باآسانی شناختی کارڈ کے نمبر کے ساتھ کسی کا پورا شجرہ نسب نکال سکتا تھا۔ ساتھ ہی اس نے بچپن میں شوقیہ کمپیوٹرز میں بہت

ریسرچ کی تھی اور اکثر لنکس کے ذریعے اپنے قریبی رشتے داروں کی آئی ڈیز ہیک کر کے شوخیاں مارا کرتا تھا۔ آئی۔ پی ایڈریس کے ذریعے لوکیشن ٹریس بھی کر لیتا۔

اور اس کی بیوی اسی بات کا فایدہ اٹھاتے ہوئے بجھتی چنگاریوں سے شعلہ بھڑکانے کے درپے تھی۔

"شاہزین آپ اس لڑکے کا پتا کیوں نہیں لگاتے جس کا کل ہانیہ کے نمبر پر میسیج آیا تھا؟" فون پر سدرہ کی جھنجھلائی ہوئی آواز ابھری تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کیسے پتا لگاؤں بھلا؟" اس نے جان چھڑانے کی کوشش کی۔

”ہاں میں تو جیسے آپ کو جانتی ہی نہیں۔ آپ نے بہت اکاؤنٹس ہیک کیے ہوئے ہیں اور آپ آئی۔ پی ایڈریس کے ذریعے پتا لگا سکتے ہیں۔ پاگل نہ بنائیں مجھے۔ بس اپنی بہن کو بچانے کے طریقے ہیں، میں نہیں مزید برداشت کر سکتی اسے اس گھر میں، پتا لگائیں اس شخص کا اور اسے چلتا کریں۔“

”اچھا اچھا بس! دیکھتا ہوں، کچھ کرتا ہوں۔“ اس نے فون کاٹ دیا۔

سدرہ کے چہرے پر واضح شیطانی مسکراہٹ دیکھی جاسکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

(اب آئے گا نامزہ! میں تو اسے نکال کر ہی دم لوں گی یہاں سے۔)

اس بات سے بے خبر وہ چال چلنے میں مصروف تھی کہ جب خَیّرُال مکرِیّن اپنی چال چلے گا تو مات اسی کو ہو گی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

وہ صبح جو آج کسی کے لیے تسلیوں سے شروع ہوئی تھی کسی اور کے سر پر بجلی بن کے گر چکی تھی۔

پھوپھو رضیہ کے گھر آج روزِالم (دردناک دن) تھا۔

www.novelsclubb.com

انہیں معلوم ہوا تھا کہ ان کے سپوت کو جاب سے نکال دیا گیا ہے اور فی الوقت ان کے پاس کوئی جمع پونجی نہیں فقط چند ہزار روپوں کے سوا۔

رقیہ کل تو خالہ کے گھر تھی اور لبابہ کو کتب دے آئی تھی مگر آج اسے واپس اپنے (پھوپھو کے) گھر آنا تھا۔

وہ جو ابھی ہانیہ کی داستانِ غم سن کے آئی تھی، گھر میں اس کے لیے یہ خبر بھی منتظر تھی۔

گھر آکر سلام کر کے جب وہ اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی تو پھوپھو نے اسے بتایا تھا کہ ارسل جاب لیس ہو چکا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ بے دھیانی میں ان کی بات پر گردن ہلاتی اندر چلی گئی۔ وہ پریشان تھی۔ واقعی پریشان ۔۔اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہانیہ کا کیا ہو گا اب۔ اور وہ اپنے آپ کو بالکل بے بس سمجھ رہی تھی۔ کیا کر سکتی تھی وہ؟

ہاں ٹھیک ہے میں اس کے گھر جاؤں گی اور انہیں ساری بات بتا کر آؤں گی۔اس نے فیصلہ کیا۔

اس فیصلے کے بعد جب اس نے پھو پھو کی بات پر غور کیا تو وہ بھاگتی ہوئی باہر آئی۔

"کیا کہا آپ نے؟؟ارسل کی جاب ختم ہو گئ؟ "

سبزی کاٹتی رضیہ بیگم نے خفا نظروں سے اس کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

پھر اب کیا ہو گا؟وہ کہاں ہے؟""۔اس نے سبزی اور چھری ان کے ہاتھ سے لے کر " سوال کیا۔

"خدا جانے کیا ہو گا۔ کام ڈھونڈنے ہی گیا ہو گا اور کہاں جا سکتا ہے۔" انہوں نے قیاس آرائی کی۔

"پھوپھو آپ فکر نہ کریں اسے جلد جاب مل جائے گی۔ تب تک میں کچھ نہ کچھ کر لوں گی۔"

"کیا کرو گی تم؟" وہ رنجیدہ تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں بچوں کو ٹیوشن پڑھا دوں گی اور ساتھ ناظرہ بھی۔ کچھ نہ ہونے سے کچھ تو ہونا بہتر ہو گا، اور ان شاء اللہ اسے جاب مل جائے گی" اس نے رضیہ بیگم کو گویا تسلی دی۔

اسے ان کو یوں رنجیدہ دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔ وہ تو ان کے تیز مزاج ہی کی عادی تھی جو آج موجود نہیں تھا۔

وہ سبزی بنانے کے لیے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

•○•○•○•○•○•○•○•○•○•○•

یہ ایک عجیب سی ویران جگہ تھی۔ دور دور تک چھائی تاریکی تھی اور اس جگہ کے عین وسط میں پلنگ تھا اور وہ بہت ہی مدھم اور دھندلی روشنی میں گھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ بالکل ایسے جیسے اسے دیکھنے کو سرچ لائٹ آن کی گئی ہو لیکن وہ کافی فاصلے سے آ رہی ہو۔

اس پلنگ پر وہ سویا ہوا تھا۔ نیند میں تھا مگر فکر مندی چہرے سے عیاں تھیں۔ اسے دیکھ کے محسوس ہوتا تھا کہ وہ نیند میں بھی جاگ رہا۔ اسی اثنا میں کسی مانوس آواز نے اسے پکارا تھا اور وہ جیسے اس آواز کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ فوراً اٹھ بیٹھا۔ اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی پکارنے والے کو تلاش کیا تو دوبارہ آواز آئی

"تم نے خود سے کوئی عہد کیا تھا پیارے؟ یاد کرو!" آواز بے حد ملائم تھی۔

ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی تھی اور ذہن کے پردے پر یہ منظر فلم کی طرح گھومنے لگا تھا۔ یہ خواب اس نے دوسری مرتبہ دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

پہلی دفعہ تب جب وہ اس روز اسپتال کی بنچ پر بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔

شازیہ کے بیٹے کے آپریشن والے روز۔گھر کام کا کہہ کر رات وہاں ہی بسر کی تھی۔

کون سی بات تھی یہ ؟ جسے یاد کرنے کو کہا گیا تھا وہ بھی ایک نہیں دو بار ؟

اس نے موبائل کی سکرین روشن کی۔ ۵ بجنے میں آدھا گھنٹا تھا۔

وہ اٹھ بیٹھا۔کمرے کی کھڑکی سے پردہ اٹھا کر باہر دیکھا۔ہر سو تاریکی تھی۔۔بے حد سیاہی ۔مگر مکمل سکوت۔۔خاموشی۔۔پر سکون خاموشی۔۔آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور لب بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے اور دل نے سرشاری کا اعلان کیا۔اس کا رب۔ہاں اس کا اپنا رب آسمانِ دنیا پر موجود کان لگائے ہوئے موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

مکمل فیاضی کے لیے۔ جس نے جو مانگنا ہے مانگ لے۔ مل جائے گا۔ فکر کی ضرورت ہی نہیں۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ہاتھ روم سے نمودار ہو رہا تھا۔ آستین کہنیوں سے اوپر مڑی ہوئی تھی اور کہنی اور چہرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ آخری رکعت کا سجدہ کر رہا تھا اور پھر ہاتھ اٹھے اور مسکراتے لب دعا میں ڈھلے۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے لیے خیر، ہدایت، برکت اور ہر شر سے پناہ مانگ رہا تھا۔ کردہ نا کردہ ہر گناہ کی معافی ۔لیکن خواب کے اشارے سے ابھی بھی وقف نہیں ہوا تھا۔

•○•○•○•○•○•○•○•○•○•○•

کیپٹن اسد بھی فارغ اوقات میں مطالعہ کر ہی لیتا تھا۔

اس وقت بھی وہ فارغ بیٹھا ادھر ادھر نظریں دوڑا رہا تھا کیوں کہ لبابہ فون میں اور حریم ہوم ورک میں سر دیے بیٹھی تھی اور امی آرام کر رہی تھیں۔ جب اس کی نظر ٹیبل پر رکھی کتاب کی طرف گئی۔

اس نے اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی لیکن کتاب کا عنوان اس کی توجہ کھینچنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ "جب زندگی شروع ہوگی"۔ وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا جھکا اور ٹیبل سے بک اٹھائی الٹ پلٹ کر دیکھا۔ مصنف کا نام پڑھا "ابو یحییٰ"..

www.novelsclubb.com

یہ وہی کتاب تھی جو رقیمہ لبابہ کے لیے لے کر آئی تھی۔

اچھا لگ رہا ہے اس نے سوچتے ہوئے پڑھنا شروع کیا اور پھر وہ اس میں اتنا غرق ہوا کہ اس کو فون کی بیپ بجنے پر ہوش آیا۔

اس نے کتاب کے درمیان انگلی رکھتے ہوئے بند کی اور فون دیکھا۔

اوہ! اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ یہ بات کس طرح گھر میں سب کو بتائے۔ وہ بے حد پر جوش بھی تھا مگر گھر والوں کے ردعمل کا تھوڑا سا خوف بھی دل میں پناہ گزین تھا۔ بہت شوق سے اس نے سارے ٹیسٹس کلئیر کیے تھے بالآخر وہ چنا جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

دن کی چھٹیوں پر وہ اپنے گھر والوں سے ملنے اور انہیں یہی مژدہ سنانے آیا تھا۔ لیکن 20 اب تک وہ الفاظ ڈھونڈ نہیں پایا تھا۔ اسے اجازت دے دی گئی تھی کہ وہ گھر بتانا چاہے تو بتا سکتا ہے اور اگر نہ بتانا چاہے تو بھی اس کی مرضی۔

میسیج دیکھ کر اس کا چہرہ دمک اٹھا تھا۔

قسمت اس کے ساتھ بھی ایک خوش کن اور حیرت انگیز کھیل کھیلنے والی تھی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

www.novelsclubb.com

ارسل جاب کی تلاش میں مارا مارا پھر تا ناکامی سے دوچار ہوتا اب اپنے ایک دوست کے ساتھ بیٹھا تھا۔

اس کی پہلو میں بیٹھا وہ شخص شکل سے مہذب نہیں دکھتا تھا مگر وہ اس کا دوست ہی تھا۔ جینز پر ڈریس شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے اور گریبان میں پڑی سلور چین نظر آرہی تھی، ایک کان میں بالی، ماتھے پر ٹکا کالا چشمہ اور ہاتھ میں موجود مشکوک سی کالی بوتل۔

"اور سنا کیا ہوا؟ کچھ ہوا کام کے سلسلے میں؟"

وہ کہنی گھٹنوں پر ٹکائے، تھوڑی تلے ہتھیلی رکھے کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

.اوہوں!" جواب آیا تھا"

چل فکر نہ کر۔ بھائی ہے نا۔ کر دے گا کچھ نہ کچھ۔ تو فکر ہی نہ کریں۔" اس کے گرد " اپنے بازو پھیلائے وہ بولا۔

"کیا ہو گا؟"

دیکھ میں بزنس کر رہا ہوں۔یہ سامان کی گاڑی روات کی طرف سے شہر سے باہر لے جانی ہوتی ہے۔تو تو بس وہ لے جایا کر۔اس کا کمیشن دلوا دوں گا. جب تک کوئی اور کام نہیں ملتا "!یہ کر لے۔کچھ تو گھر کو سکون ملے گا نا

ارسل کے کندھے دباتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنی جیب میں رینگ گیا اور واپس باہر آیا تو اس .. میں سگریٹ اور لائٹر تھا

لے گا؟"اسے پیش کی گئی۔"

سامنے صاف انکار تھا۔

"کچھ کچھ نہیں ہوتا لے لے۔ٹینشن ریلیز کر،مار سٹا "

www.novelsclubb.com

اور بلاآخر وہ اپنی پہلی ڈوز انجانے میں لے چکا تھا۔

•○•○•○•○•○•○•○•○•○•

قسط ۹

قسم

ہے قلم کی

از قلم بنتِ مریم

www.novelsclubb.com

آفس میں بیٹھے ہوئے سدرہ کی کال بند کرنے کے بعد وہ موبائل کی سکرین کو تک رہا تھا جب اسے یاد آیا کہ اس نے ہانیہ کے فون سے نمبر کاپی کر لیا تھا۔

سدرہ کی بات اور اپنے ضمیر کی آواز کے مابین کشمکش میں مبتلا وہ شخص اپنی بیوی کے آگے ہار گیا۔وہ نہیں بلکہ اس کا ضمیر۔اس کی بہن کا اعتماد، بھروسہ،مان سب ہار گیا۔

اور۔۔اور جیت کس کی ہوئی۔اس شیطانی عورت کے مکر کی۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ زین نے اپنے نمبر سے فوراً چند کلکس کے بعد اس کو ایک لنک سینڈ کر دی تھی۔اب بس انتظار تھا کہ کب وہ اس لنک کو کھولتا ہے؟؟

اپنی پیشانی کو دونوں ہاتھوں سے مسلتا وہ تاریک سکرین پر نظریں جمائے کسی اور ہی سوچ میں غرق نظر آتا تھا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

بیدار ہوتے ہی اچانک اس کے دماغ میں کل کے گزرے واقعات ایک فلم کی طرح چلنے لگے۔

ہڑبڑا کر اپنے بستر سے اٹھ کے وہ منہ ہاتھ دھو کر باتھ روم سے باہر آئی۔ جلدی جلدی میں بستر سمیٹا چادر تہہ کی، اپنی ڈائری کو احتیاط سے دراز میں ڈالا اور آئینے کے سامنے اپنا سراپا لیے کھڑی ہی ہوئی تھی کہ بھاگ کر کچن میں آئی اور چائے چولھے پر چڑھا کر پھر کمرے

www.novelsclubb.com

میں شیشے کے سامنے آگئی۔اس نے کبھی اپنی شکل وصورت کی خوبصورتی پر غور نہیں کیا تھا۔

وہ شروع شروع میں تیار ہو کر اپنے آپ کو دیکھتی تو ایک آس اور حسرت سے سوچا کرتی کے اسے ''میری گڑیا'' اور ''میری شہزادی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔ماشاءاللہ!'' کہنے والے بابا بھی نہ تھے۔وہ جب بھی تیار ہو کر یہ سوچتی تو خود ترسی کا شکار ہو جاتی۔اس لیے اب اس نے اپنے اوپر توجہ دینا بھی چھوڑ دی تھی۔

اس وقت وہ اپنے گھنے لمبے گہرے بھورے بل کھاتے بالوں میں تیزی سے برش کر رہی تھی۔وہ ہرگز اپنی جانب متوجہ نہیں تھی بلکہ جو بات وہ کرنے جا رہی تھی اس کے لیے ذہن میں الفاظ ترتیب دے رہی تھی۔

وہ اوپر سے نیچے برش پھیرتی تو سارے بال سیدھے ہو جاتے مگر برش کے دندانوں سے آزاد ہوتے ہی وہ نیچے سے کرل ہو جاتے اور بل دار بن جاتے۔اس کے بال گہرے بھورے تھے بالکل اس کی آنکھوں کی طرح۔

اس نے ہاتھ پر لپیٹتے ہوئے گردن کے قریب جوڑا بنا کر کیچر میں قید کیا اور اپنے کپڑوں کے ہم رنگ دوپٹہ اٹھا لائی، سر پر کیپ چڑھائی اور سلیقے سے اپنے چہرے کے گرد حجاب باندھ کر، پلو کے آخر سے تکون بنا کر اب وہ نقاب پن اپ کر رہی تھی۔پن لگا کر نقاب کو تھوڑی تک کھینچا اور کمرے سے باہر آ کر چائے کپ میں نکال کر اٹھا لائی۔

www.novelsclubb.com

وہ میچنگ کے بارے میں بے حد حساس تھی۔اس کا حجاب نقاب ہمیشہ کپڑوں کی ہم رنگ ہوتا تھا، حتیٰ کہ پنز بھی۔وہ شدید پریشانی کی حالت میں بھی کبھی اول جلول نہیں پھرتی تھی اور اکثر اپنی اس عادت پر سوچا کرتی تھی کہ میں غم زدہ حالت میں جس طرح خوش لباسی کا

خیال رکھتی ہوں کہیں میں بے حس تو نہیں ہو گئی جو دکھ میں بھی اپنی ظاہری حالت پر سوچنا نہیں چھوڑتی۔

عبایا اس کو ہمیشہ ہی سیاہ پسند آتا وہ کبھی رنگین عبایا نہیں خریدتی تھی، ہاں لیکن چودہ اگست اور دیگر پاکستان کے لیے مختص دن بنانے کے لیے ایک سبز عبایا اس کی الماری میں ٹنگا رہتا ۔

غٹا غٹ چائے انڈیل کر اس نے عبائے کے بٹن بند کیے اور فون اور چھوٹا پاؤچ اٹھائے باہر آ گئی۔ سامنے اس کی کال پر کریم آئی کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ گاڑی میں بیٹھی اور ہانیہ کے گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

نئے دن کا آغاز کھٹ پٹ سے ہوا تھا۔ خلاف معمول آج لبابہ اور حریم بھی ناشتے کی تیاری کے لیے امی کے ساتھ کچن میں موجود تھیں۔

جیسے ان کا کچن میں ہونا حیران کن تھا ویسے ہی ساڑھے دس بجے تک بستر میں اس کا گھسے ہونا بھی حیرت انگیز تھا۔ آوازوں سے آنکھ کھلی تو اس نے جھٹ موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا اور آنکھیں سکیڑے کہانی کے بل آٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

آج وہ اتنی دیر تک کیسے سو یا رہا؟

وہ تو ۸ بجے ہی گھر سے باہر جاگنگ کرنے جا چکا ہوتا تھا۔

خیر آنکھیں ملتا ہوا وہ واشروم میں گھس چکا تھا۔

باہر امی پراٹھے ڈال رہی تھیں، لبابہ آلو بنا رہی تھی اور حریم چائے۔ یہ اس گھر کا مخصوص ناشتہ تھا جو کبھی کبھی بنتا تھا ورنہ ڈبل روٹی انڈہ بنتا تھا۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو ٹیبل لگ چکی تھی اور سب آکر بیٹھ رہے تھے۔

نہایت آرام سکون سے کھانا کھا کر اب چائے پیتے ہوئے وہ گھر میں سب کو بتانے کی ہمت مجتمع کر رہا تھا۔ الجھن کے آثار چہرے پر نمایاں تھے۔

" سُمیّہ نے اس کے چہرے کو پڑھتے ہوئے پوچھا: "کچھ کہنا چاہتے ہو بیٹا؟

"جج۔۔جی" اس نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

حریم اور لبابہ نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"وہ۔وہ میں آئی ایس آئی کے ایجنٹ کے طور پر سیلیکٹ ہو گیا ہوں۔"

بالآخر اس نے بغیر کوئی تمہید باندھے یہ خبر ان کے گوش گزار کر ہی دی۔

www.novelsclubb.com

ان تینوں نے ناسمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور جب دماغ نے پراسیس کر کے ان کو حقیقت دکھائی تو لبابہ اور حریم کے چہرے مارے جوش کے کھل اٹھے۔

کیاااا؟؟؟"وہ دونوں اکھٹے چیخیں تھیں۔"

جب کہ سمیہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے، تصدیق طلب نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھیں۔

تم یہی کہہ رہے ہو نا جو میں نے سنا ہے"ان کے ہاتھ ہنوز اپنے لبوں پر تھے۔"

وہ اپنا مگ کرسی پر رکھ کر اٹھ کے اب ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور ان کے ہاتھ تھامے اثبات میں گردن ہلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لبابہ اور حریم کی تسلی بے ساختہ تھی۔

لیکن سمیہ کی آواز گونجی

''اچھا ٹھیک ہے، مگر میری ایک شرط ہے۔ ''

نا سمجھی سے تینوں بہن بھائیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

جی امی کون سی شرط ؟''دل میں سکون کی جو ایک لہر دوڑی تھی اس کو بے چین کر دینے والی ان کی شرط تھی۔ ''

تمہیں شادی کرنی ہو گی۔''ان کا مطالبہ اچانک تھا۔ ''

www.novelsclubb.com

جہاں دونوں بہنوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا وہیں وہ اچھل کر پیچھے ہٹا تھا۔

اپنے چہرے پر معصومیت سجائے اب وہ انہیں سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ میں گمنام ہو کے انتہائی اہم مشنز کا حصہ بننے والا ہوں اور ادھر آپ کسی کی زندگی سولی پر لٹکانے کا سوچ رہی ہیں۔"

"میں نے تمہارے سامنے اپنی شرط رکھ دی ہے، اب آگے تمہاری مرضی۔" برجستگی سے کہتے ان کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر رہی تھی جسے چھپاتی چائے کا آخری گھونٹ بھرتی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

اور پیچھے اس کی رونی معصوم صورت دیکھ کر وہ دونوں ہنس رہی تھیں اور مفت مشورہ بھی دے ڈالا تھا۔

"بھیاہاں کر دیں۔اچھی آفر ہے۔ایک ہاں اور آپ کا کام آسان۔"لبابہ نے کہا تھا اور حریم تائیدی انداز میں سر ہلا چکی تھی۔

"اپنے مفت کے مشورے اپنے پاس رکھو۔میں نہیں کر رہا کوئی شادی وادی ابھی۔" تپ کر کہتا، فون اٹھاتا وہ اپنی شکل کمرے میں گم کر چکا تھا۔

ان دونوں نے مل کر ٹیبل صاف کی اور برتن دھونے کے لیے امی کے حوالے کر دیے۔

کمرے میں آکر وہ بے چینی سے فون پر اسکرولنگ کر رہا تھا، نئے نمبر سے آئی ہوئی چیٹ پر بھیجی گئی لنک کو کھول لیا اور بے دھیانی میں یہیں وہ غلطی کر گیا۔

www.novelsclubb.com

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

صبح جب وہ ائیر پوڈز کانوں میں ٹھونسے فارم کے جاگنگ ٹریک پر جاگنگ کرتا عمر ہشام کی آواز میں تلاوت سن رہا تھا تو اچانک اسے یاد آیا کہ خواب میں جس وعدے کی طرف نشان دہی کی گئی تھی وہ وہی تھا جو اس نے اسی طرح اس روز کیا تھا جب وہ سورۃ البقرہ سن رہا تھا۔

اس جگہ سے گزرتے ہوئے وہ منظر اچانک اس کے سامنے آیا تھا۔اسی نے تو ارادہ کیا تھا

یا اللہ ! باقی سب پر تو بندہ خرچ کر لیتا ہے لیکن یتیم اگر رشتہ دار ہو تو اس کا حق تو بڑھ جاتا ہے لیکن ہم تو اپنے رشتہ داروں کو بھولے ہوئے ہی ہیں جبکہ ہمارے پاس بھلائی کرنے کا کتنا اچھا موقع ہے نا کہ یتیم رشتہ دار بھی موجود ہے۔اللہ تعالیٰ میں سمجھ گیا آپ مجھے کیا سمجھانا چاہ رہے ہیں۔)

www.novelsclubb.com

اب وہ کمرے میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس کام کو سرانجام دے۔فیصلہ تو اس نے کر لیا تھا مگر عمل در آمد مشکل لگ رہا تھا۔اتنے سالوں سے جن کو نہیں پوچھا تھا اب اچانک جا کر ان کی مدد کر دینا۔۔کس منہ سے آخر؟

اس کو ڈر نہیں لگ رہا تھا مگر سمجھ بھی نہیں آ رہا تھا۔۔

•◦•◦•◦•◦•◦•◦•◦•◦•◦•◦•

باقی آئندہ!

www.novelsclubb.com